﴿ تثلیث پر نظر ثانی ﴾

کیونکہ ہم جسم میں چلتے تو ہیں مگر جسم کے طور پر لڑتے ہیں ۔ اسلیے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھا دیں ہم تصورات کو ڈھا دیتے ہیں ۔ بلکہ ایک بلندی کو جو خدا کی پہچان کے خلاف بلند ہوتی ہے ۔ اور ہم ہر ایک ذہن کو قید کر کے مسیح کا فرمانبردار کر دیتے ہیں اور ہم تیار ہیں کہ جب تمہاری فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی نافرمانی کا بدلہ لیں ۔

نمبر 3۔حق تصنیف 20003۔جان ڈبلیو روبنز پوسٹ آفس بکس 68، یونیکوئی،

ٹینیسی 37692۔خاص موضوع 1981

ای میل:tjtriniyfound@aol.com

ویب سائیٹ:www.trinityfoundation.org

ٹیلی فون: 423-743-0199 فیکس: 423-743-2005

جو آپ دیتے ہیں وہ آپکا نہیں

(ڈیوی کروکٹ اور ایڈورڈ ایلز)

ایڈیٹر کے مطابق:

بائبل واضح طور پر مسیحیوں کو تلقین کرتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری جانکر بیواؤں اور مسکینوں کی مدد کریں ۔ یہ بھی بائبل میں صاف بتایا گیا ہے کہ مسیحیوں کو اپنی جائیداد خیرات کے کاموں میں استعمال کرتی ہے۔ چوری کی دولت سے غریبوں مدد کرنے کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ ایسے مسیحی لوگ بھی ہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ غریبوں کی مدد کرنے کی غرض سے چور کرنا نیکی ہے۔ (معاشرتی انصاف) کے لیے چوری کرنا جائز ہے۔ وہ ایسے سیاسی اقدامات کی حمایت کرتے ہیں جو بھوکوں کو کھانا کھلانے اور ننگوں کو کپڑے مہیا کرنے کے لیے کیٔ جاتے ہیں لیکن حکومت باقی تمام اداروں اور انسانوں کے لیے اخلاقی اصول متعارف کرواتی ہے اور خاص طور پر چوری نہ کرنے کا حکم دیتی ہے۔ اقربہ

پروری نہ کرنے کا عمل ہمیں سکھاتا ہے کہ کونسے سیاسی اقدامات قانوناً جائز ہیں اور کونسے ناجائز ہیں اور ایسے لوگوں کی ریاکاری کو ظاہر کر دیتی ہے جو سیاسی ذرائع سے صرف اپنوں کی مدد کرتے ہیں۔

ایک دن ہاؤس آف نمائندگان یعنی قومی اسمبلی میں ایک بل پیش کیا گیا جس میں کہا گیا تھا کہ نیوی کا ممتاز آفیسر جو اپنے خالق حقیقی سے جا ملا ہے ہمیں اُن کی بیوہ کی مالی امداد کرنی چاہیے۔ اس بل کی حمایت میں بہت سی مدلل تقاریر کی گئیں۔ ہاؤس کا سپیکر سوال کرنے کو ہی تھا۔ کہ کروکٹ اُٹھ کھڑا ہوا اور بولا:

مسٹر سپیکر!

میں بھی مرحوم ایمانداروں کے لیے اُتنی ہی عقیدت رکھتا اور زندگی کی تلخیوں سے اتنی ہی ہمدردی رکھتا ہوں جتنی اس ہاؤس میں بیٹھا ہر شخص رکھتا ہے۔ لیکن ہمیں اپنی عقیدت اور ہمدردی کو معاشرے میں معاشی ناانصافی کے لیے استعمال نہیں ہونے دینا چاہیے۔ میں یہ ثابت کرنے کے لیے بحث نہیں کرونگا کہ کانگریس کو کسی کی مالی امداد کرنے کا اور اس بل کو بطور ایک خیراتی یا سخاوتی رقم کے منظور کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اور یہاں پر موجود ہر کوئی اس حقیقت سے آشنا ہے۔ ہمیں شخصی طور پر یہ حق حاصل ہے کہ ہم اپنی دولت کو جتنا چاہیں خیرات کر دیں۔ لیکن کانگریس کے رکن ہونے کی حیثیت سے ہمیں قومی دولت سے ایک بھی ڈالر خیرات کرنے کا حق نہیں ہے۔ تاہم رحم چند درخواستیں کی گئی ہیں کہ یہ مرحوم ایماندار کے قرض کے لیے بل کیا جائے۔ مسٹر سپیکر مرحوم نے اپنی زندگی اس زمین پر گذاری ہے۔ اپنی موت کے دن تک وہ آفس میں کام کرتا رہا۔ اور میں نے یہ کبھی نہیں سُنا کہ حکومت نے اُس کا کوئی بقایا دینا ہو۔

اس ہاؤس میں موجود ہر ایک جانتا ہے کہ یہ قرض نہیں ہے ہم نہیں کر سکتے۔ ہمارا یہ عمل کھلی مار لوٹ ہے۔ اور مار لوٹ کے بغیر ہم یہ نہیں کر سکتے کہ اس بل کو قرض کے طور پر منظور کریں۔ ہمیں اس قسم کا کوئی بھی اختیار نہیں دیا گیا کہ ہم کسی بل کو بطور خیرات منظور کریں۔

مسٹر سپیکر میں نے کہا ہے کہ ہم اپنی رضا سے جتنی رقم خیرات کرنا چاہیں کر سکتے ہیں اس ہاؤس میں سب سے غریب میں ہوں۔ میں اس

بل کو ووٹ نہیں کر سکتا۔ لیکن میں اپنی ایک ہفتے کی تنخواہ اس مقصد کے لیے دیتا ہوں اور اگر اس ہاؤس میں موجود ہر شخص ایسا کرے تو یہ اُس رقم سے زیادہ بن جاتی ہے جو اس بل میں لکھی گئی ہے۔

وہ اپنی نشست پر بیٹھ گیا۔ کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ بل اپنی جگہ پڑا رہا اور بل کو کسی نے بھی آگے پاس نہ کیا۔ کسی نے بھی اس بل کے لیے اپنا ووٹ نہ دیا اور تریک کے بعد صرف چند نے اپنا ووٹ دیا اور بل منظور نہ ہوا۔

بعد میں جب کروکٹ کے دوست نے اُس سے پوچھا کہ اُس نے اس بل کے لیے اپنا ووٹ کیوں نہیں دیا تو اُس نے کہا ایک شام کیپیٹول کی سیڑھیوں پر میں کانگریس کے چند ارکان کے ساتھ کھڑا تھا۔ جب جارج ٹاؤن میں روشن ایک بہت بڑی لائٹ نے ہماری توجہ اپنی طرف مبذول کر لی۔ یہ بدقسمتی سے بہت بڑا آگ کا شعلہ تھا۔ ہم نے جلدی سے کار میں چھلانگ لگائی اور اتنی تیز چلائی جتنی ہم چلا سکتے تھے۔ وہ سب کرنے کے باوجود جو کیا جا سکا۔

پھر بھی بہت سے گھر جل گئے اور بہت سے خاندان بے گھر ہو گئے اُن میں سے چند خاندانوں نے تو اپنا سب کچھ کھو دیا سوائے اُن کپڑوں کے جو انھوں نے پہنے ہوئے تھے۔ موسم بہت سرد تھا، اور جب میں نے بہت سی خواتین اور بچوں کو سردی میں ٹھٹھرتے دیکھا تو سوچا کہ اُنکے لیے کچھ کیا جانا چاہیے۔ اگلی صبح اُنکی مدد کے لیے 20000 ڈالر کا بل پیش کیا گیا۔ ہم نے باقی تمام کام چھوڑ کر اُنکی مدد کرنے میں مصروف ہو گئے۔ یہ سوچ کر کہ جتنی جلدی ممکن ہو اُنکی مدد کی جائے۔

اگلے موسم گرم میں جب الیکشن کا وقت آیا۔ میں نے سوچا کہ میں اپنے ضلع کے لڑکوں میں سے ایک کو جاسوس کے طور پر لے لونگا۔ میں نے جائزہ لیا کہ وہاں پر میرا کوئی بھی مخالف نہیں ہے۔ مگر جیسے ہی کچھ دیر کے لیے الیکشن رُکے۔ میں نہیں جانتا کہ صورتحال ایک دم کیسے بدل گئی۔ ایک دن جب میں اپنے ضلع کے اُس علاقے میں گھوڑ سواری کر رہا تھا جہاں میں بالکل اجنبی سمجھا جاتا تھا میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے کھیت میں کچھ بو کر واپس سڑک پر آئے تو میں اُس سے مل سکوں۔ جیسے ہی وہ آیا میں اُس آدمی سے مخاطب ہوا۔ اُس نے بڑی نرمی

سے جواب دیا۔لیکن جیسے ہی میرے ذہن میں آیا کہ کافی سردی ہے تو میں بولا۔دوست میں بدقسمتی سے اُن میں سے ایک ہوں جو نمائندگان کہلواتے ہیں اور۔۔۔۔۔ ہاں میں تمکو جانتا ہوں۔تم کرنل کروکٹ ہو۔میں پہلے بھی آپ سے مل چکا ہوں اور تم کو گزشتہ الیکشن میں ووٹ دے چکا ہوں جب م دوبارہ منتخب ہوئے تھے۔میرا خیال ہے کہ اب تم الیکشن نہیں لڑ رہے لیکن اب بہتر یہ ہے کہ تم نہ میرا وقت ضائع کرو اور نہ ہی اپنا۔میں تمہیں دوبارہ ووٹ نہیں دے سکتا۔

یہ میرے سر پر سیدھی جوتی مارنے کے مترادف تھا۔میں نے اُس سے درخواست کی کہ مجھے وجہ بتائے۔

کرنل یہ بالکل وقت اور الفاظ ضائع کرنے والی بات ہے۔میں نہیں جانتا کہ کس طرح تم منتخب ہو گئے تھے۔لیکن میں نے گزشتہ موسم سرما میں تمکو ووٹ دیا تھا اور تم نے ثبت کیا کہ تم کسی کو سمجھنے سے قاصر ہو یا تم زیادہ ہی ایماندار اور مستحکم ارادے سے چلنا چاہتے تھے۔وجہ کوئی بھی ہو لیکن تم وہ شخص نہیں ہو جو میری نمائندگی کر سکے۔لیکن میں معذرت خواہ ہوں کہ میں نے تم سے اس انداز میں بات کی آخر تم کانگریس کے رکن رہ چکے ہو۔لیکن میں یہ سب کچھ اس انداز سے کہنا نہیں چاہتا تھا۔کہ تم آئین کا بالکل علم نہیں یا تم آئین کو اس کی روح میں سمجھ نہیں پائے۔بلکہ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ جس طرح میں آئین کو سمجھتا ہوں اُس طرح تم نہیں سمجھتے۔ہم دونوں آئین کو اپنے اپنے انداز اور فہم سے فرق طریقے سے سمجھتے ہیں لیکن میں نے سخت لہجے میں کچھ اور ہی کہہ دیا تھا۔لیکن آئین کی جو اہمیت میری نظر میں ہے ضروری نہیں کہ ہر کوئی اُسے اسی طرح دیکھے۔لیکن آئین ایسا منشور ہے جس کی پیروی کی جانی چاہیے۔جس کو اولین اور مقدس فریضہ جا کر مانا جانا چاہیے ہاں یہ بات بھی سچ ہے کہ جو زیادہ ایماندار بنے گا وہ زیادہ مشکلات کا سامنا کریگا۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ درست ہے لیکن اس میں تم کچھ غلط بول گئے ہو۔جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے آئینی سوال کے لیے کوئی بھی ووٹ نہیں دیا۔

نہیں کرنل، میں غلطی پر نہیں ہوں۔میں اس دیہاتی علاقے میں ضرور رہتا ہوں۔میرا گھر اس ترقی پذیر علاقے میں ضرور ہے لیکن

میں ہر روز واشنگٹن سے اخبار لیتا اور بہت احتیاط سے کانگریس کی سرگرمیوں کے متعلق پڑھتا ہوں ۔ اور میرا اخبار کہتا کہ پچھلے سال جارج ٹاؤن میں آگ سے متاثرین کی مدد کے لیے بیس ہزار ڈالر کا جو بل منظور ہوا تھا اُسکے لیے تم نے ووٹ دیا تھا ۔ کیا یہ سچ نہیں ہے؟

ہاں میرے دوست تم نے پڑھا ہوگا اور یہ درست ہے ۔لیکن میرا نہیں خیال کہ کوئی بھی یہ اعتراض کرئے گا کہ ہمارا ملک امیر اور بڑا ہوتے ہوئے سردی میں ٹھٹھرتے بچوں اور خواتین پر بیس ہزار ڈالر کو ترجیح دے ۔ اور وہ بھی اُس وقت جب قومی خزانہ خوب بھرا ہوا ہو ۔ اگر تم اُسوقت وہاں ہوتے تو تم بھی وہ کرتے جو میں نے کیا ۔

کرنل میں رقم کے لیے شکایت نہیں کر رہا میں اصول کی بت کر رہا ہوں ۔ سب سے پہلی بات حکومت کو قومی خزانہ استعمال کرنا چاہیے لیکن کسی اصول کے تحت اور جو آئینی مقاصد کے لیے کافی ہو ۔لیکن اس سوال کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

پیسوں کو اکٹھا کرنے اور اپنی رض اکے مطابق صرف کر دینا ہے سب سے زیادہ خطرناک ہے خاص طور پر جب یہ ذمہ داری کسی شخص کو دی جائے ۔ کیونکہ یہ پیسہ آپ ٹیکس کے ذریعے وصول کرتے ہیں جو ہر شہری ادا کرتا ہے ۔کوئی غریب ہو یا امیر ہر ایک اپنے اپنے ذرائع آمدن اور مالی حیثیت کے مطابق ٹیکس ادا کرتا ہے ۔ اور یہ بدتر اُسوقت ہو جاتا ہے جب آپ ٹیکس ادا کریں اور آپکو علم بھی نہ ہو کہ وہ پیسہ کہاں پر خرچ ہو رہا ہے ۔ اقوام متحدہ میں کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس کو یہ معلوم ہو کہ وہ حکومت کو ٹیکس میں کتنا پیسہ دے دیتا ہے ۔ پھر آپکو یہ ضرور دیکھنا چاہیے کہ جو پیسہ آپ دے رہے ہیں وہ کئی ہزار افراد کا ہے اور جس کو آپ دے رہے ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ افراد جنکا پیسہ آپ کسی کو امداد کے طور پر دے رہے ہیں وہ اُس سے زیادہ غریب ہوں ۔

اگر آپ کو کوئی چیز کسی کو دینے کا حق ہے تو رقم دینا کوئی بڑی بات نہیں ہے ۔ اگر آپ کو حق ہے تو آپ بیس ہزر ڈالر کی بجائے بیس لاکھ ڈالر دیں ۔ پھر ایک شخص کی بجائے آپ چاہے تمام لوگوں کو دیں لیکن آئین میں کوئی قومی خزانے کو خیرات دینے کا کوئی قانون نہیں ہے آپ کوئی بھی چیز یا ہر چیز دینے کے لیے آزاد ہوں ۔ جو بھی آپکا ایمان ہے جس پر آپ یقین رکھتیہو ۔ آپ جتنی چاہو رقم خیرات کر دو ۔ آپ بہت آسانی

سے سمجھ جاؤ گے ۔ کہ ایک طرف یہ دھوکہ،لوٹ مار اور اقربہ پروری کا بہت وسیع ذریعہ ہے اور دوسرا یہ لوگوں کے ساتھ بہت بُری معاشی نا انصافی ہے ۔نہیں، کرنل کانگریس کو خیرات دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے ۔کانگریس کا ہر رُکن انفرادی طور پر جتنی چاہیے خیرات دے سکت اہے لیکن قومی خزانے سے کسی بھی رُکن کو ایک بھی ڈالر بطور خیرات دینے کا کوئی حق نہیں ۔

اگر جارج ٹاؤن یا کسی اور جگہ ایک ی بجائے دو بار بھی گھر جل جائیں تو آپکو یا کانگریس کے کسی بھی رُکن کو پھر بھی کوئی حق نہیں پہنچتا کہ آپ ہماری قومی خزانے سے مدد کرو۔آپ ایک ڈالر پر بھی حق نہیں رکھتے کانگریس کے تقریباً دوسو چالیس ارکان ہیں ۔اگر وہ ان متاثرین کے لیے ہمدردی رکھتے ہیں تو وہ اپنی ایک ہفتے کی تنخواہ بطور خیرات دے سکتے ہیں اور یہ تقریباً تیرہ ہزار ڈالر بنتا ہے ۔ ہمارا ملک میں بہت سے امیر لوگ رہتے ہیں ۔واشنگٹن کے قریب ہی ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اکیلے ہی بیس ہزار ڈالر بطور سخاوت دے سکتے ہیں ۔ اگر وہ اپنی زندگی کی عیاشی کو ترجیح نہ دیں ۔کانگریس کے ارکان اپنا پیسہ سنبھال کر رکھتے ہیں اور خیرات وہ کرتے ہیں جو اُنکا اپنا نہیں ہے ۔ لوگوں نے ووٹ دے کر، آپکو اپنے نمائندے بنا کر اسلیے کانگریس میں بٹھایا تا کہ آپ پیسہ اکٹھا کریں اور اُسے اصولوں کے تحت تقسیم کریں ۔آپ وہی کچھ کر سکتے ہیں ۔ جو کچھ کرنے کا آپکو اختیار دیا گیا ہے اور اگر اس سے زیادہ کرتے ہیں تو آپ آئین کی حقارت کرتے ہیں ۔

تو دیکھا کرنل تم نے آئین کو رد کیا ہے اور یہی نقطہ ہے جو میں تم کو سمجھانے کی سعی کر رہا ہوں ۔ یہ ملک کو نقصان پہنچانے کی قابلِ تقلید مثال ہے اگر کانگریس ایک بار آئین کی حد سے باہر جا کر اپنی قوت استعمال کرے تو پھر اسکی کوئی حد نہیں رہ جاتی اور لوگوں کا تحفظ خطرے میں پڑ جاتا ہے مجھے تم پر کوئی شک نہیں کہ تم ایمانداری سے کام کر رہے ہو لیکن یہ کافی نہیں ۔ جب تک تم شخصی طور پر ملک سے محبت نہ رکھو اور تم نے دیکھا کہ میں نے تم کو ووٹ نہیں دیا ۔

میں تم کو بتاتا ہوں کہ مجھے دھچکا لگا ۔ میں نے غور کیا کہ کیا میری مخالفت ہو رہی ہے اور یہ آدمی باتیں کرتا ہوا جائے گا اور دوسروں کو بتائے گا ۔اور اس ضلع میں بھی میں نظروں سے گرا دیا جاؤں گا ۔ میں نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا ۔نتیجتاً میں مکمل طور پر مائل ہو گیا کہ وہ صحیح ہے

۔میں اُسے بتانا نہیں چاہتا تھا مگر میں نے اُسے مطمئن کرنے کے لیے کہا۔

اچھا میرے دوست تم نے ہر وقت میری اصلاح کی ہے جب تم نے کہا کہ تم کو آئین سمجھنے کی فہم نہیں ہے۔تمہارے الفاظ نے میری رہنمائی کی ہے اب میں آئین کا بغور مطالعہ کرونگا۔میں نے کانگریس کی قوت کے متعلق کانگریس ہال میں کافی تقاریر سُنی ہیں۔لیکن جو کچھ تم نے اس وت کہا وہ بہت پُر تاثیر تھا۔تمام تقاریر سے زیادہ با اثر جو میں نے پہلے سُنی۔اگر مجھے دوبارہ ایسی صورتحال کا سامنا ہوا تو میں اپنا ہاتھ آگ میں جلا دونگا لیکن اپنا ووٹ نہیں دونگا۔اور اگر میں کسی غیر آئینی اصول کے لیے کبھی ووٹ دوں تو مجھے قتل کر دینا۔

اُس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ہاں، کرنل تم نے یہ بات پہلے بھی کی تھی لیکن میں تم پر ایک شرط پر اعتماد کرونگا۔تم نے کہا کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے ووٹ غلط دیا۔تمہارا اس غلطی کو تسلیم کرنا تمکو مزید اچھا بنا دیگا بجائے اس کے کہ تم کو اور تنقید کا نشانہ بنایا جائے اب جب تم ضلع کے باقی علاقہ میں جاؤ گے تو تم لوگوں کو اس ووٹ کے بارے میں بتاؤ گے کہ تم اب مطمئن ہو کہ تم پہلے غلط تھے۔میں نہ صرف تمکو ووٹ دونگا بلکہ تمہاری پوزیشن بہتر بنانے اور لوگوں کو یہ تحریک دینے کے لیے وہ کچھ کرونگا جو میں کر سکا۔

اگر میں نہیں کرتا میں نے کہا مجھے قتل کر دینا۔میں نے جو کچھ کہا میں اُس پر عمل کرونگا۔میں ایک ہفتے کے بعد یا دس دن کے بعد دوبارہ واپس آ ؤنگا اگر تم لوگوں کو اکٹھا کر لو تو میں تقریر کرونگا اور اُنکو بتاؤں گا۔کھانے کا انتظام کرو بل میں ادا کر دونگا۔

نہیں، کرنل، ہم اس علاقے کے لوگ اتنے امیر تو نہیں۔لیکن ہمارے پاس اتنا ضرور ہے کہ ہم ضیافت کے لیے اپنا اپنا حصہ ڈالیں اور اُنکے لیے بھی کھانا تیار کروائیں جو اپنا حصہ نہیں دے سکتے۔تھوڑے دنوں کے بعد ہم فصل کاشت کرینگے پھر ہمارے پاس ضیافت تیار کرنے کے لیے پیسے ہونگے۔یہ جمعرات کا دن ہے۔میں اگلے ہفتے بروز ہفتہ اسکا اہتمام کرنے کی کوشش کرونگا۔آپ جمعہ کو میرے گھر آجانا۔اور ہم اکٹھے جائیں گے۔اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ عوام بہت ہی ادب اور توجہ سے تمکو سُنے گی۔

ٹھیک ہے۔میں یہاں آجاؤں گا۔لیکن ایک بات جو میں جانے سے پہلے پوچھنا چاہتا ہوں۔تمہارا نام کیا ہ۔میرا نام بونس ہے۔

ہوریشیو بونس نہیں ۔ ہاں ۔مسٹر بونس میں نے پہلے آپکو کبھی نہیں دیکھا اگر چہ تم نے مجھے پہلے دیکھا ہے لیکن ہم تمکو اچھی طرح جانتا ہوں ۔ مجھے تم سے ملکر خوشی ہوئی ہے ۔اورآپکو اپنا دوست بنانے کے لیے پُر امید بھی ہوں ۔

یہ میری زندگی کا بابرکت موقع تھا کہ میں اُس سے ملا۔وہ ملنسار آدمی تھا لیکن لوگوں سے کم ملتا جلتا تھا۔لیکن اپنی ذہانت ،ایمانداری ،رحمدلی ،نرم مزاجی اور اعتماد کے اعتبار سے جانی پہچانی شخصیت تھی ۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے ملک کیلوگوں کیلیے مکاشفہ کی سی حیثیت رکھتا تھا۔اُس کی شہرت اُس کے حلقہ احباب سے باہر تک پھیل گئی ۔اگر چہ میں اُس سے پہلے کبھی نہیں ملا تھا۔ میں نے اُسکے بارے کافی سُن رکھا تھا لیکن جب اُس سے ملاقات ہوئی تو وہ میری مخالفت میں تھا ار مجھ پر کافی تنقید کی ۔ایک ات بالکل واضح ہے کہ اب میرے ضلع میں کوئی مجھے ووٹ دے یا نہ دے لیکن وہ مجھے ووٹ ضرور دے گا۔

مقررہ وقت پر میں اُس کے گھر میں تھا۔جس ہجوم کے ساتھ میں ملا اُن سے گفتگو کی اور اُن لوگوں کے ساتھ میں نے رات گذاری اور اس رات نیلوگوں کو مجھ میں وہ دلچسپی اور اعتماد دیا جو پہلے کبھی نہ تھا۔

جب میں اُس کے گھر واپس آیا تو میں کافی تھک چکا تھا اور غیر معمولی طور پر جلدی سونے کے لیے چلا گیا ۔میں قریباً اس کے ساتھ آدھی رات تک جاگتا اور قوانین اور حکومتی معاملات پر گفتگو کرتا رہا۔اور اس سے وہ علم اور حکمت حاسل کی جو میں نے زندگی میں شاید کبھی حاص کی ہو۔

میں اُسے تب سےجانتا اور اُس کی عزت کرت اہوں ۔نہیں عزت نہیں بلکہ اُس سے عقیدت رکھتا ہوں اور اُس سے پیار کرتا ہوں ہاں مجھے یہی کہنا چاہیے کہ شاید ہی اتنی عقیدت میں دنیا میں کسی سے رکھتا ہونگا ۔اور میں سال میں دوتین مرتبہ اُسے ملنے کے لیے جاتا ہوں ۔اور میں تم سے کہتا ہوں ۔ جناب ۔اگر ہر شخص مسیحی ہونے کا اقرار کرت ااور مسیحی زندگی گذارتا اور خداوند میں مسرور رہتا ہے تو یسوع مسیح کا مذہب اُسے زندگی کے طوفانوں سے بچالیتا ہے ۔

لیکن اپنی کہانی پر واپس آتے ہوئے اگلی صبح ہم ضیافت کیلیے گئے۔ اور میری حیرانگی کی انتہا نہ رہی جب میں نے ایک ہزار مرد حضرات کو وہاں دیکھا۔ میں اُن سے بھی ملا جن کو میں پہلے نہیں جانتا تھا۔ مجھے میرے دوست اور اُن سب لوگوں سے ملوایا جب تک کہ میر اُن سے جان پہچان نہ ہوگی۔ اب تقریباً وہ تمام مجھے جانتے تھے۔ کچھ وقت کے بعد مجھے دعوت دی گئی کہ ان سے خطاب کروں وہ وہاں رکھتے گئے سٹینڈ کے چوگرد کھڑے ہوئے اور میں نے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔

میرے ہم وطنو! میں آج اپنے آپکو آپ کے سامنے ایک نئے شخص کے روپ میں پیش کرتا ہوں۔ میری آنکھیں سچائی کے لیے دیر سے کھلی ہیں وُہ پہلے شاید جہالت یا لاعلمی یا دونوں سے بند تھیں اور اسی لیے میں سب کچھ صاف صاف نہ دیکھ سکا۔ اور آج میں اپنے آپ پر اسی لیے فخر محسوس کرتا ہوں کہ آپ نے مجھےموقع دیا ہے کہ میں آپکی برادرانہ الفت سے اس طرح خدمت کروں جس طرح میں پہلے نہ کر پایا۔ آج میں یہاں ووٹ لینے نہیں بلکہ اُس غلطی کو تسلیم کرنے آیا ہوں جو مجھ سے سرزد ہوئی۔ اور اس غلطی کا اعتراف اپنے آپ کے ساتھ اور آپ سب کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔

آپ مجھے ووٹ دیں یہ آپ کی اپنی رضا ہے۔ اور پھر میں اُنکو بتاتا چلا گیا کہ کس طرح میں نے آگ سے متاثرین پر ترس کھایا اور اُسکی امداد کے لیے ووٹ دیا اور کس طرح مجھے اپنی اس غلطی کا احساس ہوا اور یہ سب کہہ کر میں نے اپنی تقریر ختم کردی۔

اور اب میرے ہم وطنو! اب آپکو بتانے کے لیے ہی رہ گیا ہے کہ آپ نے بہت سی تقاریر سُنی ہونگی۔ جو روایتاً حقائق پر مبنی ہوتی ہیں لیکن یہ وہ تقریر ہے جس سے مسٹر بونس نے مجھے میری غلطی کا احساس دلایا۔

اور یہ میری زندگی کی سب سے پُر تاثیر تقریر ہے اور میں نے اسے بغیر موضوع کے اس لیے رکھا ہے تا کہ اسے اسکا مناسب اور عمدہ موضوع مل سکے۔ اور میرا خیال ہے کہ اب یہ اپنے اندرون سے مطمئن ہے اور آپکو یہ بتائے گا۔۔

وہ آگے سٹینڈ پر آیا اور بولا۔

میرے ہم وطنو! مجھے کرنل کوکٹ کی اس اپیل کو پورا کرتے ہوئے بہت خوشی ہورہی ہے میں نے اسے ہمیشہ ایک ایماندار انسان پایا ہے اور میرا یقین ہے کہ یہ وہ سب کچھ ذمہ داری کے ساتھ پورا کرے گا جس کا آج اس نے تم سے وودہ کیا ہے۔ وہ نیچے چلا گیا۔ جیسے ہی وہ لوگوں کے درمیان پہنچا۔ سارے ہجوم نے بلند آواز سے اُسکا نام ڈیوی کروکٹ پکارا۔ ایسا پہلے کبھی نہیں پکارا گیا تھا۔

میری آنکھوں میں زیادہ آنسو نہ آئے۔ لیکن جتنے بھی آنسو آئے وہ بھرپوری کے ساتھ اور میر گالوں سے ہوتے ہوئے نیچے گر گئے۔ اور اب مجھے یہ کہنے دیں کہ میرے بارے میں ایسے شخص کے منہ سے ایماندار اور اچھے انسان جیسے الفاظ نکلے۔ اور ہجوم نے اتنی قدر اور محبت کے ساتھ میرے نام کو زور سے پکارا۔ میرا نہیں خیال کہ میں نے اتنی عزت و احترام اپنی زندگی میں کہیں پایا ہو یا اتنی شہرت میں ایک کانگریس کے رُکن کی حیثیت سے حاصل کرونگا۔

اب جناب کروکٹ بات کو ختم کرتے ہیں تم جانتے ہوں کل میں نے وہ تقریر کیوں کی تھی۔ میں تمہاری توجہ ایک خاص نقطہ کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ میں نے اپنی ایک ہفتے کی تنخواہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ لیکن اُسی ہاؤس میں ایسے افراد بھی موجود تھے جو بہت امیر ہیں اور جو اپنی ایک ہفتے کی تنخواہ خرچ کرنے سے پہلے سوچتے تک نہیں۔ جب وہ کسی پارٹی میں یا مے خانے میں جاتے ہیں تو شاید درجوں کے حساب سے نوٹ خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اُن میں سے چند نے بہت اچھی تقاریر کہیں کہ حکومت مرحوم ایمانداروں کے لیے قرض دے۔ ایک ایسا قرض جیسے رقم سے ادا نہیں کیا جا سکتا۔ پیسوں کی حقارت اور بے قدری بالخصوص بیس ہزار ڈالرز کی ہی بے عزتی جو سراسر قوم کی عظمت کے خلاف ہے۔ تاہم اُن میں سے ایک نے بھی میری تجویز کا جواب نہیں دی ا۔ دولت جو اُن کے پاس ہے وہ معمولی چیز کے سوا کچھ بھی نہیں اور جب یہ لوگ اس خومار سے باہر آئیں گے تب معلوم ہوگا کہ ان میں سے بہت ہیں جو دولت رکھ کر بھی بھوکے رہے اور بہت سے اپنی عزت، راستبازی اور انصاف کی قربانی دیکر اسے حاصل کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔